

ستہ



انجمن موش شکیں

<https://primeurdunovels.com/>

سقم مہوش شکیل Episode no 1

Apartment no 22

مسی میرا ہاتھ پکڑو زور سے تمہیں کچھ نہیں ہوگا میں تمہیں بچا لوں گا۔

مسی ہاتھ مت چھوڑنا۔

اور پھر ایک زوردار دھماکے سے دونوں جدا ہو گئے۔ اچانک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ کمرے میں ہر سو اندھیرا تھا ہاتھ بڑھا کر اس نے لائٹ کا بٹن دبایا۔ پھر اسے اندازہ ہوا یہ شور کسی اور چیز کا

نہیں بلکہ بادل کی گرج چمک کا تھا۔ آج پھر صبح کی بارش نے اسے پریشان کر دیا۔ اس دن بھی اسی طرح بارش ہو رہی تھی جس دن وہ دونوں جدا ہوئے تھے۔ اس لیے جب جب یہ بارش ہوتی ہے وہ اسی طرح پریشان ہو جاتا ہے۔ اسے ایسے ہی خواب بارش کے دنوں میں آتے تھے۔

آج پاکستان واپس آئے اسے دوسرا دن تھا چار سالوں سے یہ خواب اسے تنگ کر رہے تھے۔ تیز ٹھنڈی ہوا کا جھونکا کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے اپنی بھری داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور اپنے بھرے بال پونی میں موقید کیے۔ اور ٹھنڈی آہ بھرتا بستر سے اٹھ کھڑا ہوا الماری سے اپنا رین کورٹ نکالا اور باہر کی طرف نکل گیا۔

آجکل وہ ایک فلیٹ میں رہائش پذیر ہے۔ سڑک پر نظر ڈالتا چلنا شروع ہوا۔ ہر طرف بارش کی بوندوں کا شور ہے۔ سڑک پر صبح صبح سوائے اس کے مشکل ہی سے کوئی دور دور تک نظر آئے۔ ایک وقت تھا ایسے یہی بارش چبھتی تھی۔ مگر آج وہی بارش اس کے غم کی شریک بن گئی۔ اس کا ماضی آج بھی اس کو پریشان کرتا ہے؛ کتنا خوش تھا وہ اپنی زندگی میں۔ کس حد تک خوبصورت زندگی وہ گزار رہا تھا۔ لیکن اس کی ایک کوتاہی نے سب ختم کر دیا۔ اور اسی اثنا میں اس کا فون بجا۔ فون پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر فوراً سے اس نے فون اٹھایا۔

اسلام علیکم... فون کے دوسرے طرف سے آواز آئی

وعلیکم السلام ایس پی... دلاور علی خان نے جواب دیا۔

دلاور کہاں ہو... ایس پی عبدالرحمن ہاشم نے پوچھا۔

سڑک پر گھوم رہا ہوں... اس نے جواب دیا۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

اتنی تیز بارش میں دماغ درست نہیں لگتا تمہارا... ایس پی نے ڈانٹتے ہوئے سوال کیا۔
بس بارش سے کچھ ادھورے کام ہیں وہی پورے کرنے نکلا تھا۔ خیر تم بتاؤ کس لیے فون کیا.. اس نے لمبی سانس لیتے پوچھا۔
میں تمہیں ایک جگہ کا ایڈریس بھیجتا ہوں فوراً سے ادھر پہنچو.... ایس پی نے اسے اطلاع دی۔
اور اگر میں نا اوں تو... اس نے پوچھا۔
تیرے لیے ایک اہم خبر ہے۔ اس لئے تجھے آنا ہوگا.... ایس پی نے جواب دیا
اچھا آتا ہوں اس نے بے زاری سے جواب دیتے ہوئے فون بند کیا۔ اور اپنی منزل کی طرف بڑھ گیا۔

جائے وقوع

موسم اپنی اب و تاب پر تھا۔ جائے وقوع پر پہنچ کر اس نے اپنی گاڑی سائڈ پر لگائی اور ایس پی سے ملنے اندر چلا گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی خون کی مہک نے اسے پکڑا۔

یہ سب کیا ہے... دلاور علی نے ایس پی کی طرف اپنا دایاں ہاتھ بڑھاتے پوچھا۔ جبکہ بائیں ہاتھ سے منہ پر ماسک چڑھایا۔

یہی تو تمہیں دکھانے کے لیے یہاں بلایا ہے.... ایس پی نے گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ میں نے آج تک اپنے پندرہ سالہ کیریر میں موقع واردات کی ایسی حالت نہیں دیکھی... دلاور نے قدرے حیران ہو کر کہا۔

پھر بیڈی ویلکم... آج سے ایسے حالات دیکھنے کے لیے تیار ہو جاو... ایس پی نے اسے خوف زدہ کرنے والے انداز میں کہا۔

تو پھر میرے یار ایک بات تو ذہن نشین کر لے دلاور نے آج تک کوئی کام ادھورا نہیں چوڑا وہ جہاں جاتا ہے وہاں کام تمام ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کی جڑیں بھی باقی نہیں رہتی.... دلاور نے ایس پی کے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

دیکھتے ہیں بیڈی.... ایس پی تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہتا جائے وقوعہ سے باہر نکل گیا۔

کیونکہ ایس پی جانتا تھا کہ پچھلے چار سالوں میں بہت سارے انکاونٹر سپیشلسٹ آئے مگر کوئی اس قاتل کو آج تک نہیں پکڑ سکا۔ لیکن وہ ساتھ یہ بھی جانتا تھا کہ دلاور علی خان جیسا انکاونٹر سپیشلسٹ کم ہی ملتا ہے۔ جو غالباً سچ ہی تھا۔ کیونکہ وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتا اسے پورا کرتا۔

دلاور پچھلے چار سالوں سے میڈیکل لیو لے پاکستان سے کر باہر رہ رہا تھا۔ پولیس اور سیکڑٹ ایجنسی کے بلانے پر وہ واپس پاکستان آیا تھا۔ اسی چار سالہ عرصہ میں خوفی طور پر بنائے جانے والے وہ اڈے بھی سامنے آگے جہاں عورتیں بیچی جاتی تھیں۔ ان میں سر فہرست موسیٰ بھا تھا۔ لیکن اس کے خلاف کارروائی نامکمل ثبوتوں کی وجہ سے کبھی چل نہیں پائی تھی۔ پورا شہر قتل کی لپیٹ میں تھا مگر صرف وہی لوگ جو عورتوں اور بچوں کو سمگل کرتے تھے یا ماضی میں انہوں نے کسی عورت کے ساتھ زیادتی کی ہو جیسے ایسڈ برن یا عصمت دری کی۔ قاتل اپنی پہچان کے طور پر مقتول کا ہاتھ کاٹ کر اس کے خون میں ڈبو کر دیوار پر چپکاتا اور نیچے اپنے نام کے سنگنیچر کیے ہوتے تھے....

ریباکا....

جی ہاں سب کے لیے حیرانی کی بات یہی تھی کہ قاتل ایک عورت ہے۔ اس سے بھی حیرانی کی بات وہ کسی قسم کا ثبوت نہیں چھوڑتی تھی سوائے اپنے نام اور ہاتھ کے نشان کے۔ پہلے پہل تو اس بات پر یقین کرنا مشکل تھا مگر جب سی سی ٹی وی کیمرے میں دیکھا گیا کہ ایک خاتون جو کالا لباس پہنے سر تا پیر خود کو مکمل چھپاتے جائے وقوع میں اپنے ساتھ کلہاڑی لیے داخل ہوتی ہے اور ایک جھٹکے میں سامنے والے کو مہلت دیے بغیر مار کر چل دیتی ہے۔ ہر وہ لڑکی جیسے عدالت انصاف نہ دلوا

پاتی اس کا بدلہ ریبکا لیتی۔ اس کو خبر کہاں سے ملتی کوئی نہیں جانتا تھا۔ سب بس اتنا جانتے تھے ریبکا معاف نہیں کرتی۔

عورت کو قاتل سمجھ کر اسے پکڑنا آسان گردانا گیا۔ مگر جب حالات بس سے باہر ہو گئے تو پولیس کے ہاتھ بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر فیصلہ کیا گیا کہ اس کو پکڑنے کی بجائے اس کو دیکھتے ہی مار دیا جائے۔ اب یہ کام تھا جو دلاور کو کرنا تھا۔ دلاور خان نے جائے وقوعہ کا تنقیدی جائزہ لیا۔ تو اسے ایک بات کا فوراً سے اندازہ ہو گیا قاتلہ کسی قسم کی ذہنی بیماری میں مبتلا ہے۔ اس لیے وہ ایس پی کے پاس آیا۔

عبدالرحمن... سب سے پہلا کام یہ کرو لاہور کے جتنے بھی مینٹل ہسپتال یا کلینک ہیں ان سے پتہ کرو جو خواتین زیر علاج ہیں ان میں سے کتنی ایسی خواتین ہیں جو ایسی بیماری میں مبتلا ہیں جس میں قتل کرنے کی شرح زیادہ ہے۔ اور ان میں سے کتنوں کے ساتھ ماضی میں زیادتی ہو چکی ہے... دلاور نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

لیکن اس کا تفتیش سے کیا لینا دینا... عبدالرحمن نے حیرانگی سے پوچھا۔
اسی کا تو تفتیش سے تعلق ہے... دلاور نے سوچ میں گم ہوتے کہا۔

سوری سر میں آپکی بات صحیح طرح سمجھا نہیں... ایس پی نے تشویش کن لہجے میں پوچھا۔

سمجھ جاو گے بہت جلد ابھی سب وہ کرو جو کہا ہے... یہ کہ کر دلاور وہاں سے چلا گیا... اور ایس پی ایسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

خان ویلا

آریشا میری چائے لیے آؤ مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ ڈاکٹر آریان نے کہا
آپ کو اتنی کیا جلدی ہے اپنے کتے بلیوں کے پاس ہی تو جانا ہے تھوڑی دیر انسانوں میں بھی بیٹھ جایا
کریں۔۔۔ آریشا نے چھڑانے والے انداز میں کہا۔

دیکھو آریشا تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو۔۔۔ ڈاکٹر آریان نے تھوڑا چر کر کہا۔

ہوں ہوں ساری نرمی تو آپ پر ہی ختم ہوتی ہے۔۔۔ آریشا نے دوبارہ جواب دیا

اسی اثنا میں ڈور بل بجی۔ آریان نے آریشا کا جواب دینے کی بجائے دروازہ کھولا

تم۔۔۔ بس اتنا کہ کر آریان نے سامنے والے کو روز سے گلے لگایا۔

ارے کمینے چھوڑ مجھے میں کوئی تیری پچھڑی ہوئی محبوبہ نہیں ہیں۔ جو اتنے عرصے بعد ملی ہے... دلاور
نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

چپ کر بد تمیز اتنے عرصہ بعد آیا ہے تو منظر عام پر اور اب بھی کہہ کر رہا ہے تجھے لگے نہ لگاؤ....
آریان نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا اچھا بس کر جذبات ت کی دکان اندر نہیں بلائے گا... دلاور نے چت مارتے ہوئے کہا۔

کون ہے خان صاحب کیا دروازے کے ساتھ ہی چیک گئے ہیں۔۔۔۔۔ اسی اثنا میں ارشیا آریان کے
پیچھے آئی تو حیران رہ گئی۔

بھائی۔۔۔۔۔ اس کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا اور وہی کھڑی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ پڑی۔

چپ کر جاؤ اتنے سالوں بعد بھائی آیا ہے اور ایسا ویلکم دے رہی ہو۔ کیا تم چاہتی ہو میں واپس چلا
جاؤ... دلاور نے اسے گلے لگاتے ہوئے کیا۔

نہیں بھائی اب میں آپکو کہیں نہیں جانے دوں گی۔ پہلے ہی آپکو کھو کر ہم نے بہت دکھ اٹھائے ہیں۔
 اریشا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا آپکو کھو کر ہے
 کیا تم میاں بیوی کا یہی اصول ہے کہ مہمان کو دروازے پر کھڑا رکھا جائے دلاور نے ماحول کو خوش
 شگوار کرنے کے لیے طنز کیا۔

ارے نہیں یار اندر آؤ تمہارے آنے کی خوشی میں بھول ہو گئے ---- آریان نے اپنی عقل کو مات
 دیتے ہوئے اندر کی طرف اشارہ کیا میں کہا
 میں کیا پہلے دن کی دلہن ہوں جس کے آنے پر سب اس طرح بوکھلا گئے ہیں... دلاور نے صوفے
 پر بیٹھتے ہوئے کہا
 اوں ہوں -- چھوڑو اس بات کو... یہ بتاؤ تم ناشتے میں کیا لو گے.... آریان نے خوش دلی سے پوچھا۔
 کچھ نہیں بس چائے پلا دو دلاور نے جواب دو۔

آریشا جلد ہی سے دو کپ چائے لے آو - آریان نے اریشا کو آواز دی جو پہلے ہی چائے بنا رہی
 کیسے رخ کر لیا پاکستان کا تم نے آج - آریان خان نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔
 ایک کیس کے سلسلے میں آیا ہوں جلد ہی چلا جاؤں گا۔ دلاور نے سوچوں می گم جواب دیا۔ بس چپ
 کر جائیں بھائی اب میں نے آپکو نہیں نہیں جانے دینا ---- اریشا نے چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے
 ہوئے کہا

ایک تو آپ اتنی مشکل سے واپس آئے ہیں اور ابھی جانے کی - بات کر رہے ہیں چائے پکڑتے
 ہوئے کہا۔ آریان نے بھی آریشا کی بات میں ہاں ملائی۔

گڑیا اب میں نے یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔ دلاور نے چائے پکڑتے ہوئے جواب دیا۔
کیوں نہیں رہنا اب آپ نے یہاں - آپکو کیا پتا ہو ہم نے آپکو کتنا یاد کیا اور تو امی آپکو یاد کرتے
کرتے اس دنیا سے چلی گئی.... اریشا نے رونے کے انداز میں بات کی۔

یہ کیا باتیں لے کر بیٹھ کسی ہو جاؤ دیکھو بچے اٹھ گئے ہیں کیا۔ آریان نے بات کو بدلتے ہوئے کہا۔
---- امی کے ذکر پر دلاور کا چہرہ متغیر ہو گیا جو آریان نے محسوس کر لیا....

اب کیا آپکو دیر نہیں ہو رہی اپنے کتے بلیوں کے پاس جانے کی۔... اریشا نے چڑ کر جواب دیا اور
کمرے کی طرف چل دی۔

تم سے اچھے تو وہی ہیں جو میری بات تو مان لیتے ہیں۔۔ آریان نے بھی تھوڑا غصہ میں جواب دیا۔
کیونکہ آپ کونسا انسانوں کی زبان بولتے ہیں جو مجھے سمجھ میں آئے... کمرے سے اریشا کی آواز
آئی...

کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا... آریان نے سر جھٹک کر کہا...

اوہ ہاں تمہارے کتنے بلیاں کیسے ہیں۔ دلاور نے دونوں کی نوک جھونک میں ٹانگ اڑائی....
تم دونوں بہن بھائی میرے مریضوں کے پیچھے ہی پڑے رہا کرو ---- آریان نے قدرے افسوس
کرتے ہوئے کہا

ارے نہیں یار میں تو یہ کہنے آیا تھا مجھے اپنے مریضوں کے ساتھ تھوڑی جگہ دے دو کام کرنے
کی... کیونکہ وہ کام میں گھریا پولیس سٹیشن میں نہیں کر سکتا.... دلاور اصل مقصد پر آتے ہوئے کہا

کیونکہ وہ اپنا زیادہ وقت یہاں گزار گزار سکتے تھے اسے کام بھی کرنا ہے۔ اور جتنی جلدی ہو سکے کرنا تھا... وہ یہاں رہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ پاکستان میں اس بس تلخ یادیں ہی لپیٹ لیتی تھیں۔

کیوں بھئی ایسا کونسا کام ہے جو تمہیں میرا کلینک چاہیے.... آریان نے پوچھا

بس ہے کوئی کام - - - - تم بتاؤ دو گے اپنا کلینک یا نہیں - - دلاور نے اس کے سوال پر سوال کر دیا۔

دے دوں گا یار مگر مریض نہ پریشان ہوں... آریان نے ہامی بھرتے ہوئے کیا۔

نہیں ہوئے تمہارے مریضہ پریشان اتنی فکر تم انسانوں کی بھی کر لیا کرو... دلاور نے اسے چڑانے والے انداز میں کہا۔

تم دونوں بہن بھائی واقعی میں ایک جیسے ہو - آریان نے تاسف میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

تو تمہیں کس نے کہا تھا ہم بہن بھائی سے رشتہ داری پال لو... دلاور نے اسے اور چڑاتے ہوئے کیا۔

بس کیا کرو ایک میرا یار اور دوسری میری محبت دنوں کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ دونوں ہی ہر دل عزیز ہیں مجھے - آربان نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

پھر اچانک گفتگو کے درمیان دلاور کا فون بجا۔ تو فوراً اسے فون سنتے وہ جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

کہا جا رہے ہو یار - بیٹھو تو ابھی آئے ہو - آریان نے بھی اس کے ساتھ کھڑے ہوتے کیا۔

میرے ورکنگ آؤز شروع ہو چکے ہیں شام کو تمہارے کلینٹ آؤں گا... دلاور نے جاتے ہوئے کیا

اُسی وقت پیچھے سے آریشا اگی..

ہیں بھائی کہاں جارہے ہیں۔ بچوں سے تو ملتے جاتے آخر کو آپ ان کے ماموں لگتے ہیں۔ اس نے بھائی کے گلے لگتے ہوئے کیا

میری گڑیا پھر آؤں گا۔ ان شا اللہ۔۔۔ ابھی مجھے کام کے لیے جانا ہے... دلاور نے اسے خود سے بٹاتے ہوئے کہا...

وعدہ کریں بھائی اب آپ کبھی ہمیں چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔۔۔ اریشا نے دلاور کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا

اور دلاور کوئی جواب دیئے بغیر گھر سے نکل گیا۔

اس کا مطلب وہ کوئی وعدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ایسا ہی ایک وعدہ اس نے کسی اور سے کیا تھا۔ کہ اسے کبھی نہیں چھوڑ کر جائے گا۔ مگر پھر بھی واپس نہ آیا۔ شاید وہ اب وعدہ کرنے سے ڈرتا ہے۔ شاید اپناؤں کا اعتماد نہیں توڑنا چاہتا۔ یا شاید اسے خود پر اب پھروسہ نہیں رہا آریاں نے اریشا کو کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کیا۔ میری طرف دیکھو اری۔۔۔ ابھی وہ پاکستان آیا ہے۔ اُسے تھوڑا وقت ود۔۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا... وہ ایک ٹوٹا ہوا انسان ہے... اس نے اپنے بہت سوں کو کھویا ہے۔

ہم نے بھی تو کھویا ہے آریاں۔ پھر بھائی ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اریشا نے شکایتی انداز میں کیا۔ اس نے اپنی بیوی کھوئی۔ اپنی اولاد کھوئی.. پھر اپنی ماں... اس کی بہنیں اس سے ناراض... اور آخر میں اپنا آپ بھی اس نے کھو دیا۔۔۔۔ اس کے پاس اب کوئی نہیں بچا جو اسے سمجھنے۔ جبکہ تمہارے پاس تو میں ہوں ہمارے بچے ہیں۔ آریاں نے اس کا ہاتھ تپتپتے ہوئے اسے پیار سے سمجھایا....

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

جس پر آریشا نے ہاں میں سر ہلایا۔

چلو اب شاباش مجھے میرا بیگ لادو مجھے کلینٹ کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ میرے کتے بلیاں میرا انتظا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ آریان نے اسے خوش کرنے کے لیے اپنا خود کا مزاق بناتے ہوئے کہا۔ جس پر آریشا مسکرا کر اس کا بیگ لانے کے لیے چل دی۔

آریان اور دلاور دونوں چچا زاد بھائی اور دوست بھی اور ایک کالج میں ہی پڑھتے تھے۔ ان کے دو اور بھی دوست ہیں ایک اویس حسن جو ساہر پولیس میں ایک حیکر کے طور پر کام کرتا ہے۔ اور دوسرا فیضان احمد جو ایک مشہور بزنس مین ہے۔ آریان کو اپنے بچپن سے میں جانوروں میں دلچسپی تھی جبکہ دلاور اس سے چڑکھاتا تھا۔ مگر اسے شکاری کتے رکھنے کا شوق ضرور تھا۔ ابتدا میں یہ اکٹھے رہتے تھے مگر دلاور کی والدہ کی کبھی آریان کی والدہ سے بنی نہیں تھی اس لیے وہ الگ ہو گئے۔ دلاور اسلام آباد میں رہتا تھا جبکہ آریان اور اس کی فیملی لاہور چلے گئے تھے۔ دلاور کی تین بہنیں ہیں۔ کس میں دو بہنیں بڑی جبکہ آریشا چھوٹی ہے۔ جیسے آریان شروع سے ہی پسند کرتا تھا۔ دوسری طرف آریان صرف دو ہی بہن بھائی جس میں اس کی بہن کی شادی ان کے تیسرے دوست فیضان احمد سے ہوئی ہے۔ آریان اور آریشا کی شادی ایک سال پہلے ہوئی تھی ان کے دو جڑواں بچے ہیں ایک بیٹا اور دوسری بیٹی۔ دلاور کی والدہ کی وفات اس کے چلے جانے کے ایک سال بعد بیٹے کے غم میں ہوئی۔ آریان نے لاہور میں اپنا کلینک بنا رکھا تھا۔ جس میں اور بھی بہت سارے پروفیشنلز بیٹھے تھے جس میں نیوٹریشنسٹ، سائیکالوجسٹ، جنرل فیزیشن اور گائناکالوجسٹ ہیں۔ اب دلاور کو کام کرنے کے

لیے جو کہ اس کا ذاتی کام تھا نہ کہ پولیس کا... ایک آفس کی ضرورت ہے اور آریان کے کلینک سے بہترین کوئی جگہ نہیں ہے جہاں اسے کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔

جاری ہے

